سوال

ین پر ناجائز قبضہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ین پر ناجائز قبضہ کرلے تو قرآن وسنت کی روشنی اور فقہ حنفی میں اس کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔ (عبداللہ محمد جمیل۔ سیالکوٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ہد!

دمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کا مال، جائیداد، زمین وغیرہ غصب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

ی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تھا:

"اِنَّ دِمَاءَکُم وَأَموَالَکُم وَأَعرَاضَکُم بَینَکُم حَرَامٌ عَلَیکُم کَحُرمَةِ یَومِکُم ہٰذَا، فِی شَہرِکُم ہٰذَا، فِی بَلَدِکُم ہٰذَا"

(بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع "67 وکتاب الحج، باب الخطبة ایام منی: 1739'173'174، مسلم، کتاب القسامة، باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال: 31'30'29/1679، مسند احمد 5/40، بیہقی 5/166، 8/19، ارواء ا

ارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے یہ تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے جو تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں واقع ہوا ہے۔"

م نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"المراد بہذا کلہ بیان توکید غلظ تحریم الأموال والدماء والأعراض والتحذیر من ذلک"

(نووی شرح مسلم 11/141 مطبوعہ بیروت)

ی گفتگو سے مراد مالوں، جانوں اور عزتوں کی حرمت کی شدت کے ساتھ تاکید ہے اور ان کی پامالی سے ڈرانا ہے۔ مسلمان کے مال کی حرمت کو مزید واضح کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

یأخذن أحدکم متاع أخیہ لاعباً ولا جاداً، ومن أخذ عصا أخیہ فلیردہا""

ح (5003) ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لایحل لمسلم ان یروع مسلما۔" (2160)

سے کوئی شخص بھی ہرگز اپنے بھائی کا سامان نہ لے نہ ہنسی ومذاق کرتے ہوئے اور نہ ہی سنجیدگی کے ساتھ اور جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی پکڑلی اسے چاہیے کہ وہ واپس کردے۔"

ممید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لایحل لمسلم أن یأخُذَ عصا أخِیہِ بِغیرِ طِیبِ نَفْسٍ منہُ، قال ذلک لشدة ما حرم اللہ من مال المسلم علی المسلم"

(ابن حبان (موارد 1166) واللفظ لہ۔ مسند احمد 5/425 بیہقی 6/100 مجمع الزوائد 4/171 غایۃ المرام ص: 262'263)

ے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی اس کی رضامندی کے بغیر لے اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کرنے میں جو شدت اختیار کی ہے اس وجہ سے آپ نے یہ فرمایا۔"

اس مفہوم کی کئی ایک روایات صحیحہ اور بھی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شدت اور سختی کے ساتھ مسلمان کے مال کو مسلمان پر حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ ایک لکڑی بھی مسلمان کی اجازت کے بغیر لینے سے منع کردیا ہے۔

ل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

م کے پاس تھا آپ کے پاس دو آدمی زمین کے جھگڑے میں آئے۔ ایک نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ (زمانہ جاہلیت میں) کرلیا تھا۔" (یہ امراء القیس بن عابس الکندی تھے اور ان کا مدمقابل ربیعہ بن عبدان تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا میرے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کی قسم ہوگی۔ امراء القیس نے کہا پھر تو قسم کھا کر یہ زمین لے جائے گا آپ نے فرمایا تیرے لئے اس کے سوا کچھ نہیں۔ جب وہ قسم کھانے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظلم سے زمین چھین لی، وہ اللہ تعالیٰ

(مسلم، کتاب الایمان 224/129، مسند احمد 4/317 شرح معانی الآثار 4/248)

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ظلم من الأرض شیئاً طوقہ من سبع أرضین"

(بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2452، مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرہ 1610)

ں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

ں نے زمین میں سے کچھ بھی ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا"

ہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا : اے ابوسلمہ! زمین کے جھگڑوں سے اجتناب کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جس نے ایک بالشت برابر زمین میں سے ظلم کیا تو زمین کا وہ حصہ سات زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ "

(بخاری، کتاب المظالم 2453)

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من أخذ من الأرض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ إلی سبع أرضین " (بخاری، کتاب المظالم 2454)

شخص نے زمین میں سے کچھ بھی ناحق لیا تو اسے قیامت والے دن اس کے بدلے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ "

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أیما رجل ظلم شبرا من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ إلی سبع أرضین ثم یطوقہ یوم القیامۃ حتی یقضی بین الناس"

(ابن حبان (موارد 1167) طبرانی کبیر 692'22/270، مسند احمد 4/173 مجمع الزوائد 4/170 معجم شیوخ ابی یعلی 111)

ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : "جس بھی شخص نے زمین میں سے ایک بالشت برابر ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک دھنسا دے گا پھر قیامت والے دن وہ اسے لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک طوق پہنائے رکھے گا۔ "

بومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"أَعْظَمُ الْغُلُول عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاع أَرْض يَسْرِقُهُ رَجُلٌ فَيُطَوَّقهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ " (ابن ابی شیبہ بسند حسن، فتح الباری 5/105)

کے ہاں قیامت والے دن سب سے بڑی خیانت ایک ہاتھ زمین ہوگی جسے آدمی چوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں سے طوق پہنائے گا۔ "

ن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری کتاب المظالم کی مذکورہ احادیث کی شرح میں رقمطراز ہیں :

"وفی الحدیث تحریم الظلم والغصب وتغلیظ عقوبتہ وامکان غصب الأرض وأنہ من کبائر قالہ القرطبی"

یث میں ظلم اور غصب کی حرمت اور اس کی سزا کی سختی بیان ہوئی ہے اور زمین کے غصب کا ممکن ہونا اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ یہ بات امام قرطبی نے کہی ہے۔ "

ضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"یأثم الغاصب ویجب علیہ رد ما أخذہ ولا یحل مال امری مسلم الا بطیبۃ من نفسہ" (الدرالبھیۃ ص : 88 مطبوعہ ریاض)

نے والا گناہ گار ہے اور وہ چیز جو اس نے غصب کی ہے اسے واپس کرنا اس پر واجب ہے کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔ "

اب صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

"لأنہ أکل مال غیرہ بالباطل أو استولی علیہ عدوانا وقد قال اللہ تعالی : وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ " (الروضۃ الندیہ 2/149)

ُ گناہ گار ہے کہ اس نے اپنے غیر کا مال باطل طریقے سے کھایا ہے یا اس پر زیادتی کرتے ہوئے غالب ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔ "

کے بعد نواب صدیق حسن صاحب نے کئی احادیث اس بارے ذکر کیں جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرکے اس میں کاشتکاری کرلے یا مکان تعمیر کرلے تو اسے صرف اس کے اخراجات ملیں گے اور کھیتی سے جو کچھ حاصل ہوا وہ زمین کے مالک کا ہوگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ

من زرع فی أرض قوم بغیر إذنہم فلیس لہ من الزرع شیء، ولہ نفقتہ"

(ابوداوَد، کتاب البیوع، باب فی زرع الارض بغیر اذن صاحبھا 3303، ترمذی، کتاب الاحکام 1366، ابن ماجہ، کتاب الرھون 2366) مسند احمد 4/141، بیہقی 137'6/132، شرح مشکل الآثار 3/280، ارواء الغلیل 1519، 351'5/350)

ں نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر زراعت کی تو اسے اس زراعت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اسے صرف وہ اخراجات ملیں گے جو اس نے خرچ کئے۔ "

ع (3399) نسائی [illegible] 3898 -

476'1/475 میں اسے ذکر کرکے کہا ہے کہ میرے باپ ابوحاتم رازی نے فرمایا :

"ہذا یقوی حدیث شریک عن أبی اسحاق"

یث شریک از ابی اسحاق کی حدیث کو تقویت دیتی ہے۔ "

علامہ البانی نے بھی اسے ارواء الغلیل اور صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

لانا صفی الرحمان مبارکپوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں :

ی سے جو کچھ حاصل ہو وہ زمین کے مالک کا ہوگا بیج بونے والے کے لئے بجز اس بیج کے کچھ نہیں جو اس نے زمین میں بویا یا جو زمین میں صرف ہوئے اسے وہی ملیں گے ۔ "

مد رحمۃ اللہ علیہ ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور مدینہ کے اکثر علماء کا یہی مسلک ہے اور یہی راجح مذہب ہے مگر اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ کھیتی تو غاصب کی ہے اور اس پر زمین کا کرایہ مگر اس قول پر کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس حدیث کے مقابلہ میں پیش ہو سکے ۔

(اتحاف الکرام اردو شرح بلوغ المرام 2/589 مطبوعہ دارالسلام)

؛ بالا دلائل صحیحہ سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی زمین ، اس کے مال و متاع پر ناجائز تصرف و قبضہ کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے ۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر قبضہ کر کے کاشتکاری کرے یا مکان تعمیر کر لے تو اس سے زمین واپس لی جائے گی ۔ اسے صرف اس کے اخراجات مل سکتے ہیں یہ موقف دلائل کے لحا

"ومن غصب أرضاً فغرس فیہا أو بنی قیل لہ اقلع الغرس والبناء وردہا الی مالکہا فارغۃ فان کانت الأرض تنقص بقلع ذلک فللمالک ان یضمن لہ قیمۃ البناء والغرس مقلوعا "

(قدوری ، کتاب الغصب ص 149 مطبوعہ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

ں زمین غصب کرے اور پھر اس نے اس میں پودے لگا دیے یا وہ تعمیر کر لے تو اس سے کہیں گے کہ یہ پودے اور تعمیر اکھاڑ لے اور زمین کے ملک کو خالی زمین لوٹا دے پس اگر زمین میں اکھاڑنے کی وجہ سے نقص پیدا ہوتا ہو تو مالک کے لئے درست ہے کہ وہ اکھڑے ہوئے پودوں اور تعمیر کی قیمت غصب کا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 ۔ کتاب البیوع - صفحہ 423

محدث فتویٰ